روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 3 مارچ 2015ء 11 جمادی الاول 1436 ہجری 3 امان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 51

ہمارا خلق اجازت نہیں دیتا

جنگ صفین میں پانی کے گھاٹ پر حضرت علیؓ کے قبضہ کے بعد جب مخالف کیمپ میں پانی کے حصول کے متعلق اندیشے ظاہر کئے جا رہے تھے اس وقت بھی حضرت علیؓ کے حلم وکرم پر نظر کرتے ہوئے لشکر معاویہ کے ایک سرکردہ لیڈر حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا:۔

’’میرا خیال ہے کہ وہ ہمیں پانی لینے سے ہرگز نہیں روکیں گے‘‘۔

ان کا یہ خیال بالکل درست نکلا۔ جب ان کے آدمی پانی لینے آئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا:۔

’’ہمارا دین اور ہمارا خلق ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم اپنے دشمنوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا انہوں نے ہم سے کیا تھا‘‘۔

(خلفائے محمدؐ ص95)

حضرت مصلح موعود کی روایات سے حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ

شدید مخالفت اور گالیوں پر آپ تہذیب ومتانت سے نرم گفتگو فرماتے تھے

آپ رات کو تکیہ پر سر رکھتے تو خدا تعالیٰ ساری ساری رات اپنی معیت کا وعدہ کرتے ہوئے تسلیاں دیتا رہتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 فروری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا اور 206 ممالک کے کروڑوں احمدیوں نے اس سے استفادہ کیا۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ روایات بابت سیرت حضرت مسیح موعود کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو دعویٰ کرنے سے پہلے کچھ لوگوں سے ملنے اور منصوبہ بندی کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ اگر پہلے ان کو منالیا جاتا تو دعویٰ کرنے میں اور ان لوگوں کو منانے میں سہولت رہتی۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر یہ انسانی منصوبہ بندی ہوتی تو شاید ایسا ہی ہوتا۔ مگر میں نے وہی کیا ہے جس طرح خدا تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا۔ ہم تو خدا کی رضا پر راضی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک آریہ دھرم پال نے دین حق کے خلاف کتاب لکھی، اس میں اس نے جو اعتراضات پیش کئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے نور الدین کے نام سے اس کا جواب لکھا۔ اس کا ایک اعتراض یہ تھا کہ آگ نے اگر قرآنی دعویٰ کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کچھ نہیں کہا تو آج کل ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ حضرت خلیفہ اول نے اس کا جواب دیا کہ یہ مخالفت کی آگ تھی جو ٹھنڈی ہوگئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے اس جواب کو کاٹ کر یہ جواب لکھوایا کہ آج اگر یہ تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں۔ یقیناً آگ اسی طرح ٹھنڈی ہو جائے گی۔ کیونکہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا ہے کہ معجزات کا جو ادراک اور فہم انبیاء کو ہوتا ہے وہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بہت عزت فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے گھر پر فرمایا جبکہ حضرت اماں جان بھی موجود تھیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حکیم صاحب کا وجود بخشا ہے۔ آپ سارا دن درس دیتے اور مطب کرتے ہیں جس سے ہزاروں جانیں بچ جاتی ہیں، وہ میرے ساتھ اس طرح چلتے ہیں جیسے نبض دل کے ساتھ چلتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ خلفاء کو حضرت مسیح موعود کے مقابل پر کھڑا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ خلفاء کی عزت اسی میں ہے کہ وہ متبوع کی کامل پیروی کریں۔ عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی تو ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کے کلام کا صحیح فہم اور اس کو پرکھنے کی صلاحیت خلفاء میں دوسروں سے بہت بڑھ کر ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس موقع پر بعض پروف کی غلطیاں ہو جانے کی مثال بھی بیان فرمائی۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا بیان کیا ہوا یہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود سے چاند گرہن کا نشان مانگا جاتا تھا، اور جب نشان ظاہر ہو گیا تو پھر اس نشان کا انکار کرنے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود کی سیرت کا یہ پہلو بھی بیان فرمایا کہ آپ ہمیشہ مخالفوں سے عفو و درگزر کا معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا پانی بند کیا گیا، برتن بنانے سے کمہاروں کو منع کیا گیا۔ مگر جب بھی وہ معافی مانگتے تو فوراً معاف کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مجسٹریٹ نے مجرموں کو پکڑنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ بعد میں حضرت مسیح موعود نے معاف کر دینا ہے میرے گرفتار کرنے سے کیا فائدہ، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے مخالفت کے دوران پتھر پڑنے کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ حضرت مصلح موعود نے امرتسر اور سیالکوٹ میں پتھر پڑنے اور ان میں چند ایک پتھر حضرت مصلح موعود کے وجود کو بھی لگے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ میں بھی ٹھنڈے دل سے دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہوں، مخالفین کی گالیاں سنیں مگر تہذیب ومتانت سے ان سے گفتگو کرتا رہا۔ سارا دن حضرت مسیح موعود گالیاں سنتے مگر رات کو تکیے پر سر رکھتے تو ساری ساری رات خدا آپ کو تسلی دیتا رہتا۔ پھر ایسا شخص کس طرح خدا کو چھوڑ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود دوسرے مذاہب والوں کی بھی گفتگو سنتے تھے۔ اور پھر ان کو پیغام حق پہنچایا کرتے تھے۔ آپ نے اس وقت کی ملکہ قیصرہ برطانیہ کو بھی پیغام حق پہنچایا۔ اور اس کو نصیحت فرمائی کہ سچائی کو اختیار کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ترکی کا سفیر قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق کشف دیکھ کر پیشگوئی کی۔ جو کہ حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ اور اخباروں نے اس کی گواہی دی۔ حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سلطنت کی ذمہ داری ادا کرنے والے اگر دیانت سے کام نہ کریں تو اس سے سلطنت کمزور ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں محترم سمیر بخوطہ صاحب آف جرمنی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف شیخوپورہ کا ان کی وفات پر ذکر خیر فرمایا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

روحانی ترقی کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 339)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آج حضرت مسیح موعود کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔ دعوت الی اللہ۔ مربیان کی تیاری اور ان کو میدان عمل میں بھیجنا ہے۔ لٹریچر کی اشاعت ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت ہے۔ بیوت الذکر کی تعمیر ہے۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے۔ سکولوں کا قیام ہے۔ ریڈیو سٹیشنوں کا مختلف ممالک میں اجراء ہے جہاں سے دین کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کا قیام ہے۔ دوسرے انسانی خدمت کے کام ہیں۔ غرض کہ اسی طرح کے مختلف النوع کام ہیں جو حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں جو آج دنیا کے نقشے پر حقیقی دینی تعلیم کے مطابق صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے

یہ اس لئے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا اِدراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مُفْلِحُوْن میں ہے

وقف جدید کے 58 ویں سال کے آغاز کا اعلان

دنیا کے مختلف ممالک کے مالی قربانی کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

وقف جدید میں مالی قربانی پیش کرنے میں پاکستان اوّل رہا ہے، برطانیہ دوم اور امریکہ تیسرے نمبر پر ہے

مختلف ممالک اور بعض بڑی جماعتوں کی وقف جدید کی مالی قربانی کا جائزہ

فرانس میں حال ہی میں ہونے والے دہشتگردی کے ظالمانہ واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمّت اور ممکنہ ردّعمل کے خطرات کے پیش نظر اہم نصائح

ان دنوں میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش بھی کر سکتے ہیں ان کو بھی کوشش کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 جنوری 2015ء بمطابق 9 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التغابن کی آیات 17-18 تلاوت کیں اور فرمایا:

پس اللہ کا تقوی اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرو اور اللہ تعالیٰ کے جو بیشمار احکامات ہیں ان میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔ پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردّد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ مالی قربانی جو مومنین کرتے ہیں ایک نیک مقصد کے لئے ہوتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعود کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔ (دعوت الی اللہ) ہے۔ (مربیان) کی تیاری اور ان کو میدان عمل میں بھیجنا ہے۔ لٹریچر کی اشاعت ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت ہے۔ (بیوت) کی تعمیر ہے۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے۔ سکولوں کا قیام ہے۔ ریڈیو سٹیشنوں کا مختلف ممالک میں اجراء ہے جہاں سے دین کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کا قیام ہے۔ دوسرے انسانی خدمت کے کام ہیں۔ غرض کہ اسی طرح کے مختلف النوع کام ہیں جو حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں جو آج دنیا کے نقشے پر حقیقی (دینی) تعلیم کے مطابق صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ یہ اس لئے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا اِدراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مُفْلِحُوْن میں ہے۔ صرف کامیابی اس کے معنی نہیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو کشائش پانے والے ہیں۔ اس کے معنی میں وسعت ہے۔ کامیابیوں سے بہت بڑھ کے اس کی تفصیل ہے۔ وہ لوگ جو کشائش پانے والے ہیں جو کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔ اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو خوشگوار زندگی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے ہیں۔ ایسی خوشگوار زندگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو۔ جن کی زندگیاں خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتی ہیں۔ جن کی کشائش کو دوام حاصل ہوتا ہے۔ جو مستقل رہتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطمینان حاصل کرنے والے ہیں۔ جن پر اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ نازل ہوتے رہتے ہیں۔

پس جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کامیابیاں پاتے ہیں ان کی کامیابیاں محدود نہیں ہوتیں بلکہ جیسا کہ

مَیں نے بتایا ان کامیابیوں کی بے انتہا وسعت ہے۔ پس کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس قسم کی کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ ان سے صرف خرچ کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا بلکہ یہ جو خرچ کرنے والے ہیں یہ تم لوگ ہو اور یہ جو خرچ ہے یہ خرچ کرنے والوں کی فلاح کا ایک ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا۔ تمہاری مالی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کی اس طرح قدر کرتا ہے جیسے تم نے خدا تعالیٰ کو قرضۂ حسنہ دیا ہو اور جب قرض کی واپسی کا وقت آتا ہے تو خدا تعالیٰ بڑھا کر دیتا ہے اور صرف یہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری اس قربانی کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دے گا اور نہ صرف گناہ بخش دے گا بلکہ تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق بخشے گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی قدر شناسی کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ اس قدر شناسی کی کچھ تفصیل مُفْلِحون کے لفظ کی وضاحت میں بیان ہو گئی ہے۔

پس کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے فیض سے اس طرح فیض پاتے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا آج اس دنیا میں احمدی ہی ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اِدراک ہے اور اس وجہ سے احمدی ہی ہیں جو اس فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اور یہ صرف کوئی زبانی باتیں ہی نہیں ہیں ایسی سینکڑوں بلکہ ہزاروں مثالیں ہیں جو میرے سامنے وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ جو لوگ مالی قربانیاں کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں، اور لکھتے ہیں۔ وہ ایک تڑپ کے ساتھ یہ قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر مالی قربانی یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اِدراک نہ ہو تو کون اس طرح تڑپ کے ساتھ مالی قربانی کر سکتا ہے؟ اور پھر یہی نہیں ایسے بھی بہت سے ہیں جو اس مالی قربانی کے بعد فوری طور پر اس تجربے سے بھی گزرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کس طرح بڑھا کر واپس کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس پیار کے سلوک کا ان پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہوئے مال کو پھر اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور یوں وہ مالی لحاظ سے بھی فضلوں کے حاصل کرنے والے بنتے چلے جاتے ہیں اور جو دوسرے مفادات ہیں، جو دوسرے فیض ہیں وہ بھی ان کو پہنچتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے بہت سارے واقعات ہیں جو بڑے جذباتی انداز میں احمدی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ان پر اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا۔ کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ ایسے چند واقعات اس وقت مَیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

بینن سے ہمارے (مربی) سلسلہ نے لکھا کہ کوتونو شہر سے ایک معمر احمدی سلمان صاحب ہیں۔ مالی لحاظ سے بہت کمزور۔ دسمبر میں جلسہ سالانہ بینن میں شرکت کے لئے ان کے پاس اتنی حیثیت بھی نہیں تھی کہ خود آنے جانے کا پندرہ سو سیفا کرایہ لگتا ہے وہ دے سکتے۔ جلسے میں شرکت کے لئے جب انہیں کہا گیا، زور دیا گیا تو بہرحال کوشش کر کے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے جلسہ گاہ تو پہنچ گئے مگر واپس جانے کا کرایہ نہیں تھا۔ پھر ان کا انتظام کرنا پڑا۔ جلسے کے بعد گھر پہنچے۔ چار پانچ دن کے بعد جو وقف جدید کے محصلین ہیں وہ چندہ لینے ان کے گھر گئے تو بتایا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی ابھی رہتی ہے جو آپ نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ سلمان صاحب نے بڑی بشاشت سے ان کا گھر پر استقبال کیا اور وقف جدید کے چندہ کا سن کے گھر کے اندر گئے اور چھ ہزار فرانک سیفا لا کے دے دیا۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں ان کی حیثیت کے مطابق یہ بہت بڑی رقم تھی۔ اس پر محصل راجی شھو دصاحب پہلے تو جذباتی ہو گئے۔ پھر انہوں نے ان کو کہا کہ آپ بیشک تھوڑی رقم دیں۔ اتنی بڑی رقم نہ دیں۔ بچوں کے لئے بھی رکھیں کیونکہ یہ آپ کی حیثیت سے زیادہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جب خدا نے مجھے یہ رقم دی ہے تو میں اس کی راہ میں کیوں نہ دوں۔ یہ میری رقم نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ میرے پاس تو جلسہ جانے کے لئے کوئی رقم نہیں تھی۔ بڑی مشکل سے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے گیا تھا۔ واپسی پر اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا ہے کہ میں یہ رقم خوشی سے اس کی راہ میں دینے کو تیار ہوں۔ اور نیز کہنے لگے کہ دو دن کے بعد دوبارہ آئیں۔ میں پھر رقم دوں گا اور دو دن کے بعد انہوں نے دو ہزار سیفا مزید ادائیگی کی۔

پھر تنزانیہ کے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک ریجن کے احمد مَنْیُوپے صاحب نو مبائع ہیں۔ دو سال پہلے احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بار بار اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ جو بھی ہم وقف جدید اور تحریک جدید میں دیتے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ زیادہ کر کے واپس کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے سے پہلے ہمیں پتا نہیں لگتا تھا کہ پیسہ کہاں جاتا تھا لیکن جب سے جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور چندہ دینا شروع کیا ہے تو ایک دلی تسکین ملتی ہے اور ہمارے معاشی حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔

پھر برونڈی کے (مربی) سلسلہ لکھتے ہیں وہاں ایک ابوبکر صاحب ہیں۔ بہت غریب نو احمدی ہیں۔ معمولی تنخواہ پر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ اپنے والدین کی بھی مدد کرتے ہیں تو کہتے ہیں جب مَیں ان کے پاس چندہ وقف جدید کے لئے گیا تو فوراً کچھ ادا کیا اور کہا کہ ان کے والد صاحب کے پاؤں میں زخم ہونے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ بیمار ہیں۔ تین ماہ سے ہسپتال میں بھی کافی علاج کروا چکے ہیں۔ دیسی علاج بھی کروا چکے ہیں۔ اب ڈاکٹر ان کا پاؤں کاٹنے کا سوچ رہے ہیں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ (مربی) لکھتے ہیں کہ دو ہفتے بعد ابوبکر صاحب جمعہ پر آئے اور سب سے پہلے تو اپنا بقایا چندہ وقف جدید ادا کیا اور بڑے درد بھرے الفاظ میں شکریہ ادا کرنا شروع کیا اور بتایا کہ جب چندہ وقف جدید کی معمولی رقم ادا کی تھی (کچھ رقم انہوں نے پہلے دے دی تھی) تو اس کا یہ فضل ہوا کہ جہاں مَیں کام کرتا تھا میرے مالک نے میری تنخواہ میں اضافہ کر دیا اور اس سے بڑھ کر یہ فضل ہوا کہ میرے والد صاحب بھی ٹھیک ہونا شروع ہو گئے۔ پہلے وہ سوٹی کے سہارے، چھڑی کے سہارے چلتے تھے، اب بغیر سہارے کے چلنا شروع ہو گئے ہیں اور یہ سب چندہ دینے کی برکت ہے اور پھر انہوں نے کہا کہ مجھے آمد کے مطابق چندہ عام کا حساب بھی بتائیں تا کہ مَیں باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کروں۔

پھر تنزانیہ کے ایک لِنڈی ریجن کے سلیمانی صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں دکاندار ہوں۔ پچھلے سال میرے کاروبار میں خسارہ ہوا لیکن میں نے تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدہ جات میں کمی نہیں ہونے دی اور رمضان المبارک میں ہی اپنے وعدے سے بہت زیادہ ادائیگی کی تا کہ خلیفۃ المسیح کی دعا کا حصہ بن سکوں اور اس خسارے سے نکلوں۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اس وقت میری ایک دکان تھی وہ بھی خسارے میں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے چندے میں اتنی برکت ڈالی کہ اب میری دو دکانیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رکھتا نہیں ہے۔ کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔

پھر تنزانیہ سے ہی بٹوارا ریجن کے ایک نو مبائع شَانگْوِے زبیری صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت میں شامل ہوا تھا پھر میں نے جماعت چھوڑ دی۔ پھر میں مقامی معلم کی کوششوں سے واپس دوبارہ جماعت میں آیا۔ جب میں جماعت کے نظام سے باہر تھا تب میرا گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ چھوٹا سا کاروبار تھا۔ ہر روز خسارے میں رہتا تھا۔ میرے پاس ایک سائیکل تھی جس پر برتن رکھ کر بیچنے جاتا تھا اور کبھی پورے دن میں کچھ بھی نہیں بِکتا تھا لیکن جب سے جماعت کے نظام میں شامل ہوا ہوں۔ تحریکات میں چندہ دینا شروع کر دیا ہے، تھوڑے ہی عرصے بعد میری معاشی حالت تبدیل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے چندہ دینے سے اتنی برکت ڈالی ہے کہ اب سائیکل کے بجائے مَیں نے موٹر سائیکل لے لی ہے اور اپنے سابقہ حال سے کئی گنا بہتر حال میں ہوں۔

پھر کانگو برازاویل سے (مربی) لکھتے ہیں ایک غریب احمدی دوست آلیپا صاحب مزدوری کرتے ہیں۔ ہر ماہ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ جب ہم نے وقف جدید کے چندے کا اعلان کیا تو یہ جو غریب احمدی ہیں کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف دو ہزار فرانک سیفا تھا اور کہیں کام بھی نہیں مل رہا تھا۔ میں نے (بیت) میں جا کر دو نوافل ادا کئے اور صدر صاحب کو جا کر جو دو ہزار فرانک موجود تھے وہ چندہ دے دیا۔ شام کو کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بیس ہزار فرانک سیفا بھجوا دیا۔ وہ رقم وہ تھی جو ایک عرصہ پہلے میں نے مزدوری کی تھی لیکن اس نے مجھے ادائیگی نہیں کی تھی۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ چندے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اسے مجبور کیا کہ وہ مجھے میری رقم ادا کر دے اور اس طرح دس گنا بڑھا کے اللہ تعالیٰ نے رقم ادا کروا دی۔

پھر بینن کے (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک وہاں کے احمدی کائینڈے (Kainjnide) صاحب

ہیں۔ ان کا تعلق گوگورو (Gogoro) جماعت سے ہے۔ انہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے اور ساتھ ہی چندہ جات کی ادائیگی بھی شروع کر دی۔ یہ اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ جب ان سے اس بار وقفِ جدید کا چندہ لیا گیا تو بڑے شوق سے دیتے ہوئے کہنے لگے کہ جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے میرا کاروبار بفضلہ تعالیٰ بڑھتا جا رہا ہے اور میرے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ احمدیت میں داخل ہونے اور چندہ دینے کی برکت سے ہے۔

پھر سیرالیون کینما ریجن کے (مربی) ہیں وہ حاجی شیخو صاحب کے بارے میں کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے میں اپنے بچوں کی طرف سے چندہ وقفِ جدید خود دیا کرتا تھا مگر اس دفعہ میں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ وہ اپنا وعدہ خود لکھوائے اور اس کی ادائیگی بھی خود اپنی جیب سے کرے۔ جب سیکرٹری صاحب وقفِ جدید، وقفِ جدید کا وعدہ لینے کی غرض سے گئے تو ڈاکٹر حاجی شیخو صاحب نے بیٹی سے کہا کہ وعدہ لکھواؤ تو بیٹی نے کہا کہ وہ دس ہزار لیون دے گی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ شاید تین چار ہزار لکھوائے گی۔ جب بیٹی نے دس ہزار کہا تو اس کی والدہ نے کہا کہ اتنے پیسے کہاں سے ادا کرو گی۔ ڈاکٹر صاحب نے اہلیہ کو منع کیا کہ چپ رہو اپنی مرضی سے لکھوایا ہے لکھنے دو۔ چند دن گزرے تھے کہ ڈاکٹر صاحب کے کچھ عزیز ان سے ملنے آئے اور جاتے وقت انہوں نے بیٹی کو پندرہ ہزار لیون دیئے۔ بیٹی نے اسی وقت ڈاکٹر صاحب کو دس ہزار لیون دیئے اور کہا کہ یہ میرا چندہ ہے جو میں نے وعدہ کیا تھا۔

تو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی اور احمدیوں کے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے انتہا اخلاص دیا ہوا ہے اور وہ چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ کون ہے جو ان کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے؟ یقیناً خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی دنیا کے اندھوں کو نظر نہیں آتا کہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی جو روح ہے اس طرف پرانے احمدیوں کو، پرانے خاندانوں کو بھی توجہ دینی چاہئے اور بڑی فکر سے توجہ دینی چاہئے۔

پھر ہمارے کنشاسا کے (مربی) لکھتے ہیں کہ وہاں کے احمدی ابراہیم صاحب ہیں۔ بھیڑ بکریوں کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ان کے کاروبار کی حالت کافی خراب تھی اور کوئی منافع نہیں ہوتا تھا۔ قبولِ احمدیت کے بعد انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کیا۔ چندے کی برکت سے ان کے کاروبار کی حالت بہتر ہو گئی۔ موصوف اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب اس مالی قربانی کا نتیجہ ہے جو انہوں نے جماعت میں داخل ہونے کے بعد کی ہے۔

کانگو کنشاسا کے ہی (مربی) لکھتے ہیں کہ صوبہ باکونگو سے مبانزا انگنگو (Mbanza Ngungu) جماعت کے رہائشی مصطفیٰ صاحب ہیں۔ اس سال رمضان میں انہوں نے بیعت کی۔ اس دوران ان کی بہن جو کہ عیسائی تھی بہت بیمار رہنے لگی اور ایک بڑی رقم ان کے علاج کے لئے صرف ہونے لگی۔ چنانچہ اسی ماہ جب انہوں نے (بیت) میں مالی قربانی کی تحریک سنی تو چندہ ادا کیا اور اپنی بہن کی طرف سے بھی صحت کی دعا کرتے ہوئے چندہ ادا کر دیا۔ چنانچہ اس کے بعد ان کی بہن صحت یاب ہو گئیں۔ خود کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ مالی قربانی کی برکت ہے جو خدا کی راہ میں کی۔

پھر مالی کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہاں کے ایک احمدی محمد جارا صاحب جماعتی چندہ دینے سے پہلے بہت غریب تھے مگر جب سے انہوں نے جماعتی چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے ان کی غربت دُور ہونا شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی میں اب بعض احباب بہت نمایاں مالی قربانی کرنے لگے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ایک نوجوان داؤ سالف (Dao Salif) صاحب جو غریب مستری ہیں انہوں نے شروع میں ایک ہزار فرانک سیفا ہفتہ وار چندہ دینا شروع کیا اور ان کے کام میں اور اخلاص میں اتنی برکت ہوئی کہ کچھ دن پہلے انہوں نے ایک لاکھ ترپّن ہزار فرانک چندہ دیا جو کہ دو سو دو پاؤنڈ کے برابر بنتا ہے۔

نومبائعین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندے کا رجحان اب ترقی کر رہا ہے اور بڑے اخلاص سے وہ چندہ دیتے ہیں۔

اسی طرح جماعت کے ایک اور مخلص فوفانہ صاحب ہیں۔ ہر ماہ ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک، تقریباً دو سو پاؤنڈ ادا کرتے ہیں۔ یہ ان غریب ممالک میں بڑی بڑی رقمیں ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دو لاکھ پچاس ہزار فرانک تقریباً تین سو تیس پاؤنڈ زکوۃ کی بھی ادائیگی کی۔ اور اللہ کے فضل سے ایمان اور ایقان میں ترقی کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے کشمیر کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں صوبہ کشمیر میں جو سیلاب آیا تھا اس سے شہر سرینگر کے تقریباً تمام احمدی گھر متاثر ہوئے تھے۔ ستمبر میں سیلاب آیا۔ پانی اس قدر تھا کہ دو منزلہ مکان تک پانی میں ڈوب گئے تھے۔ کہتے ہیں جب میں دورے پر جماعت سرینگر پہنچا تو پریشان تھا کہ اب سرینگر جماعت کے چندوں کی سو فیصد وصولی نہیں ہو سکے گی کیونکہ لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کے پورے گھروں میں کیچڑ وغیرہ بھر گیا تھا۔ اور سارے مکان بُری حالت میں تھے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں جب کسی بھی گھر جاتا تو یہ کہنے کی ہمت نہیں پاتا تھا کہ چندوں کی وصولی کے لئے آیا ہوں۔ لیکن کہتے ہیں لوگ خود ہی مجھے دیکھ کر چندے کے بارے میں پوچھتے اور میں حیران رہ گیا کہ لوگ بڑی خوشی سے اپنے بقایا چندے ادا کر رہے ہیں اور ان کے چہروں پر اتنی تکلیف کے باوجود کوئی شکن تک نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینگر کا بجٹ مکمل ہو گیا۔...... حقیقت میں حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت کو دیکھ کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

بینن سے ہمارے معلم لکھتے ہیں۔ ایک نومبائع باقاعدگی سے اس نیت کے ساتھ چندہ ادا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی فیملی کو احمدی بنا دے۔ وہ احمدی ہو گئے۔ فیملی احمدی نہیں تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چندے دینے کی برکت سے میری ساری فیملی احمدی ہو گئی ہے۔ اس خواب سے مجھے انہیں (دعوت الی اللہ) کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ پہلے (دعوت الی اللہ) نہیں کرتے تھے۔ لیکن خواب کی وجہ سے پھر انہیں (دعوت الی اللہ) بھی کرنی شروع کر دی۔ کہتے ہیں چنانچہ میں نے انہیں (دعوت الی اللہ) کی اور اس مقصد کے لئے بھی خاص طور پر چندہ دینا شروع کر دیا اور آج میں یہ بتانے میں فخر محسوس کر رہا ہوں کہ میری ساری فیملی احمدی ہو چکی ہے۔ یہ محض دین کی راہ میں مالی قربانی کی برکت سے ہوا۔

بینن سے گوگورُو (Gogoro) گاؤں کی ایک خاتون شابی لیما تا (Chabi Limita) صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ گزشتہ سال میری یہ حالت تھی کہ میں جو کام یا کاروبار شروع کرتی، خسارہ اٹھاتی اور کوئی بھی کام سرے نہ چڑھتا۔ ایک دن معلم صاحب نے مجھے دیانتداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور باقاعدگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی تو میں نے سوچا کہ چلو یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں کہ صحیح طرح ایمانداری سے جو آمد ہے اس پہ چندہ دوں تو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ کہتی ہیں جب سے میں نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کیا ہے میرا کاروبار چلنے لگا ہے۔ گھر میں مالی فراخی ہے۔ میرے سارے کام درست ہونے لگے ہیں۔ خدا کا وعدہ سچا ہے کہ وہ خرچ کرنے والوں کو بہت دیتا ہے۔

پھر انڈیا سے ہی قمر الدین صاحب انسپکٹر کہتے ہیں کیرالہ کے صوبہ میں مالی سال کے شروع میں وقفِ جدید کا بجٹ بنانے کے سلسلے میں ایک جماعت میں پہنچا جہاں ایک چھبیس سالہ نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے کہا کہ میں نے انٹیریئر (interior) ڈیزائننگ میں پڑھائی مکمل کی ہے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کرنے لگا ہوں۔ چندہ وقفِ جدید کی اہمیت کے بارے میں ان کو بتایا تو اسی وقت موصوف نوجوان نے دو لاکھ روپیہ اپنا بجٹ لکھوایا اور کہا کہ اب کام شروع کیا ہے۔ خدا جانے وعدہ کہاں سے پورا ہو گا۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بھی خط لکھا۔ انسپکٹر صاحب نے ان کو تحریک کی کہ دعا کے لئے مجھے لکھیں اور وہ خود بھی لکھیں گے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں چنانچہ جب دوبارہ وصولی کے سلسلے میں وہاں گیا تو انہوں نے خوشی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً

کئی بنکوں سے مجھے انٹیریئر(interior) ڈیزائننگ کا کام ملا اور جس سے آمدنی میں بہت برکت ملی ہے اور اسی وقت انہوں نے اپنا وعدہ جو دولاکھ روپیہ تھا مکمل طور پر ادا کر دیا۔

پھر انڈیا سے ہی نائب ناظم مال وقف جدید لکھتے ہیں کہ صوبہ اتر پردیش کے مالی دورے کے دوران محمد فرید انور صاحب سیکرٹری مال کانپور سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنا وعدہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی شام اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ شام کو گھر پہنچا تو موصوف نے بتایا کہ ان کی آٹھ سالہ بیٹی دو دن سے خاکسار کا انتظار کر رہی تھی۔ بچی کا نام سجیلہ ہے۔ چنانچہ سجیلہ خاموشی سے اندر کمرے میں گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد جب باہر آئی تو ہاتھ میں اس کے غلّہ تھا اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے پورے سال میں اس میں چندے دینے کے لئے رقم جمع کی ہے۔ آپ اس سے ساری رقم نکال لیں اور رسید دے دیں۔ اس میں سات سو پینتیس (735) روپے تھے۔ کہتے ہیں مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ ایک آٹھ سال کی بچی ہے اور اللہ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں بھی شامل ہے۔ اپنا وعدہ وقف جدید خود لکھوا کر اس کی ادائیگی اپنے وعدے سے زیادہ کرتی ہے۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ **یہ روح جو بچوں میں پیدا ہو رہی ہے یہ کون کر سکتا ہے؟ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہے جو بچوں کے دل میں ڈالتا ہے۔ لیکن والدین کا بھی کام ہے کہ گھر کے ماحول کو دینی رکھیں اور باقی نیکیوں کے ساتھ، عبادتوں کے ساتھ چندوں کی اہمیت کے بارے میں بھی وقتاً فوقتاً بچوں کے دلوں میں ڈالتے رہیں۔** ایسے بھی واقعات ہیں کہ بچے جب چندہ لے کر آئے اور انہیں کہا گیا کہ آپ کے والد نے آپ کی طرف سے چندہ دے دیا ہے تو کہنے لگے کہ جو والد صاحب نے دیا ہے اس کا ثواب تو والد صاحب کو ہوگا ہم تو اپنے جیب خرچ میں سے خود ادا کریں گے۔

فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ ایک دوست کو جب چندہ وقف جدید کے بارے میں بتایا گیا تو کہتے ہیں کہ میرے پاس اس وقت جو بھی رقم تھی وہ ساری چندے میں دے دی۔ گھر والوں نے کہا کچھ تو رکھ لو۔ گھر کا خرچ کیسے چلے گا؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وقف جدید کے چندہ کا میں نے وعدہ کیا ہوا ہے یہ تو میں نے دینا ہی دینا ہے۔ گھر کا اللہ تعالیٰ خود انتظام کرے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے ماہ حکومت کے صحت کے ادارے کی طرف سے انہیں خط موصول ہوا کہ آپ کی میڈیکل کی رپورٹ دیکھتے ہوئے ہم نے آپ کو دو سال کا خرچ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلے میں تین ماہ کی ادائیگی بھی ساتھ ہی ارسال کر دی۔ جب اس رقم کو دیکھا تو یہ اس رقم سے سوگنا زیادہ تھی جو انہوں نے وقف جدید میں دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مالی قربانی کا پھل ایک ماہ کے اندر عطا کر دیا۔

لجنہ یوکے (UK) کی جو سیکرٹری تحریک جدید ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ یہاں کی ایک حلقے کی سیکرٹری وقف جدید نے انہیں کہا کہ ایک خاتون مالی لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ چندہ نہیں ادا کر سکتی تھیں تاہم پھر بھی جتنا کم از کم ممکن ہو سکتا تھا انہوں نے وعدہ لکھوا دیا۔ تو وہ خاتون کہتی ہیں کہ وعدہ لکھوانے کے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس وعدے کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ یہ خاتون سلائی کرنا جانتی تھیں۔ چنانچہ چند ہی دنوں بعد انہیں سلائی کے آرڈر ملنے شروع ہوئے اور اس کے بعد نہ صرف وہ اپنا وعدہ ادا کرنے کے قابل ہو گئیں بلکہ اس سے کافی زیادہ آمد ہو گئی۔ لہٰذا انہوں نے اپنا وعدہ بھی بڑھا دیا۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ تحریک جدید میں بھی اور وقف جدید میں بھی یو۔کے کی لجنہ نے ماشاء اللہ بہت محنت اور ہمت سے صرف ٹارگٹ نہیں پورے کئے بلکہ ٹارگٹ سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقم ادا کی ہے۔

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ بینن کے نارتھ اور سینٹر میں بڑی تعداد میں فولانی قبیلہ آباد ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس قبیلے میں بھی بیعتیں ہوئی تھیں۔ اس قبیلے کے تین گاؤں اس علاقے کے (-) کی مخالفت اور شدید دباؤ کی وجہ سے بیعت کے کچھ عرصے بعد پیچھے ہٹ گئے تھے۔ بورکینا فاسو سے فولانی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک معلم کو بینن بھجوایا گیا تا کہ وہ اس علاقے میں رابطہ کر کے ان لوگوں کی غلط فہمیاں دور کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک ماہ اس علاقے میں کام کیا اور یہ تینوں گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ جماعت میں داخل ہوئے اور ان کے ایمان میں بڑی ترقی ہوئی۔ یہ تینوں گاؤں ٹرانسپورٹ کے لئے بسوں پہ ایک بڑی رقم خرچ کر کے خود بینن کے جلسے میں شامل ہوئے اور جلسہ کے بعد واپس اپنے گاؤں پہنچے تو کچھ ہی دنوں بعد جماعت کے معلّم ان کے گاؤں گئے اور میری طرف سے ان کو یہ بتایا کہ میں نے کہا ہے کہ نومبائعین کو مالی قربانی میں شامل کریں، چاہے تھوڑا ہی دیں۔ اب یہ دسمبر کا مہینہ ہے اور چندہ وقف جدید کی ادائیگی کا آخری مہینہ ہے تو کہتے ہیں کہ اس کے باوجود کہ انہوں نے جلسے کے لئے ٹرانسپورٹ کی بڑی رقم خرچ کی تھی اور مالی تنگی بھی تھی لیکن ایمان میں اس قدر جوش تھا کہ یہ بات سن کر فوراً انہوں نے، تینوں گاؤں کے تمام افراد نے وقف جدید کے چندے میں بھی شمولیت اختیار کی۔ اس طرح اس قبیلے میں اس دوران کم و بیش ایک ہزار نئی بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔

تو یہ مالی قربانیوں کے چند واقعات ہیں کہ کس طرح تڑپ سے یہ لوگ چندوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ بہت سے واقعات میں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ بڑھا کر لوٹاتا بھی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ ان واقعات کو دیکھ کر جہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی ظاہر ہوتی ہے اور خود ہمیں بھی تجربہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہو اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔

مَیں پہلے بھی گزشتہ سالوں میں بتا چکا ہوں کہ وقف جدید کی تحریک بیرون از پاکستان ممالک میں خاص طور پر افریقہ و بھارت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی۔ پہلے پاکستان سے باہر خاص طور پر یورپ کے ممالک میں یا امیر ممالک جو ہیں ان میں اتنا زور نہیں دیا جاتا تھا تو ان ملکوں کی یہ رقم اب افریقہ میں خرچ ہوتی ہے۔

اس وقت تھوڑا سا آپ کو جائزہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے **افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 95 بیوت الذکر زیر تعمیر ہیں** اور بعض بڑی بڑی بیوت الذکر بھی بن رہی ہیں کیونکہ وہاں تعداد بھی بڑھ رہی ہے اور (دعوت الی اللہ) کے نئے میدان بھی کھل رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے کہ جہاں (دین) کا تعارف کروانا ہو، (دعوت الی اللہ) کرنی ہو تو (بیت) بنا دو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

افریقہ کے علاوہ بھی دنیا میں یہ کام ہو رہے ہیں۔ **اس وقت افریقہ سمیت قریباً پچیس ممالک ہیں، سات ممالک دوسرے بھی ہیں، جہاں اس سال میں 204 نئی (بیوت) تعمیر ہوئی ہیں۔ اسی طرح 184 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں۔** یورپ اور مغربی ممالک کے چندہ وقف جدید کا تقریباً اسّی فیصد افریقن ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ افریقن احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مالی قربانی دیتے ہیں لیکن ان کی ضروریات اور وہاں بیعتوں کی تعداد بڑھنے کے باوجود نومبائعین چونکہ غریب ہیں اس لئے پوری طرح اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتے۔ ان کو بہرحال مدد کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ واقعات میں بھی بیان ہوا ہے کہ کس طرح وہ قربانیاں کر رہے ہیں لیکن یہاں ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں کہ مخالفین نئے بیعت کرنے والوں کو مختلف دباؤ ڈال کر دُور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں جو پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ مَیں نے دو واقعات ایسے بھی بتائے ہیں لیکن بہت سے ایمان میں مضبوطی والے ایسے بھی ہیں جو کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔

بہرحال ان کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جماعتوں کو میں نے یہی کہا تھا کہ بیعتیں کروانے کے بعد مسلسل رابطے رکھیں اور ہمیشہ رابطوں کو مضبوط کرتے چلے جائیں۔ وہاں بار بار جائیں تا کہ تربیتی پہلو بھی سامنے آتے رہیں اور تربیت ہوتی رہے۔ اب افریقن ممالک میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں جو بہت دُور دراز علاقے ہیں جہاں جنگلوں میں سے گزر کے جانا پڑتا ہے، وہاں رابطے بھی مضبوط نہیں رہتے یا بڑی دقت کے ساتھ وہاں رابطے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بڑا لمبا عرصہ ان جماعتوں سے یا نئے احمدیوں سے تعلق نہیں رہتا۔ پھر (مربیان) اور معلمین کی بھی کمی ہے کہ وہ بھی بار بار جائیں تو رابطے ہو سکیں۔ تکلیف اٹھا کے ہی چلے جائیں لیکن اس کمی کی وجہ سے وہاں جا بھی نہیں سکتے۔ اس لئے بہت سی بیعتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا ضائع بھی ہو جاتی ہیں۔ تو جماعتوں کو، خاص طور پر ان ملکوں کی جماعتوں کو اس بات کا انتظام کرنا چاہئے کہ کم از کم شروع میں ایک سال خاص طور پر

بہت توجہ دیں۔ اس لئے میں نے خلافت کے پہلے سال میں ہی جماعتوں کو کہا تھا کہ بے شمار بیعتیں ضائع ہو رہی ہیں۔ جو پرانی ہوئی بیعتیں ہیں ان کا کم از کم ستر فیصد رابطے کر کے واپس لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجے میں جماعتوں نے خاص طور پر افریقہ میں کوششیں بھی کیں اور پھر جب رابطے ہوئے تو ان لوگوں نے شکوے کئے کہ تم بیعت کروا کر ہمیں چھوڑ کے چلے گئے تھے۔ دل سے احمدی ہیں۔ بہت سارے ایسے تھے جو دل سے احمدی تھے لیکن آگے احمدیت کی تعلیم کا نہیں پتا تھا۔ تربیت کی کمی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں نئے رابطے ہوئے اور وہ لوگ واپس آئے اور اب تربیت کے لئے فعال نظام شروع ہے۔ اس میں مزید مضبوطی کی ضرورت ہے۔ رابطوں کی بحالی میں سب سے زیادہ کوشش گھانا نے کی ہے۔ پھر نائیجیریا کا دوسرا نمبر آتا ہے۔ اور اس طرح باقی افریقن ممالک ہیں۔ تنزانیہ میں بہت زیادہ کمی ہے ان کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے رابطے زیادہ فعال کریں کیونکہ وہاں بھی کہا جاتا ہے کہ ایک زمانے میں بڑی بیعتیں ہوئی تھیں۔ ان ساروں کو تلاش کریں۔ یورپ میں بیس سال پہلے یا اس سے زیادہ عرصہ پہلے جب بوسنیا کے حالات خراب ہوئے ہیں تو جرمنی میں بہت بوسنین لوگ آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ تقریباً ایک لاکھ کی تعداد میں بوسنین تھے جنہوں نے بیعت کی تھی۔ لیکن جب وہ اپنے ملکوں میں واپس گئے۔ رابطے ختم ہوئے تو ان کا پتا نہیں لگا کہ وہ کہاں ہیں۔ اس لحاظ سے تو ان ملکوں میں بھی رابطوں کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں رابطے ہیں۔ مغربی بنگال میں کہتے ہیں بیعتیں ہوئی تھیں تو وہاں احمدی تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر نو مبائعین کو چندوں کے نظام میں لایا جائے تو پھر ہی مضبوط رابطہ بھی رہتا ہے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ نظامِ جماعت سے بھی تعلق قائم ہوتا ہے۔ اسی لئے مَیں نے یہ کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نئے آنے والوں کو بھی شامل کریں۔ پرانوں کو بھی ان کا احساس دلائیں۔ بعض جماعتیں تو اس سلسلے میں بہت فعال ہیں اور کام کر رہی ہیں لیکن بہت جگہ سُستی بھی ہے۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ چاہے کوئی سال میں قربانی کا دس پینس (pence) دیتا ہے تو وہ بھی اس سے لے لیں۔ کم از کم اس کا ایک تعلق تو قائم ہوگا۔ ہر ایک کو پتا ہونا چاہئے کہ ہم نے مالی قربانی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کرنے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ تو ہوتا ہے لیکن جتنا ہونا چاہئے اتنا نہیں ہے۔ مثلاً اس سال وقف جدید میں پچاسی ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور الحمدللہ یہ جماعت کی ترقی کا معیار ہے کہ مالی قربانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے لیکن اگر کوشش کرتے اور اس سال کے بیعت کرنے والوں میں سے بیس فیصد بڑوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرتے تو بیعتوں کے لحاظ سے ہی ایک لاکھ دس ہزار سے اوپر اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ پس ترقی بیشک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے لیکن اس میں مزید گنجائش ہے۔ آئندہ سال نئے سرے سے جماعتوں کو افراد کو شامل کرنے کا ٹارگٹ وکالت مال کے ذریعہ سے ملے گا اس طرف بھرپور توجہ دیں۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخراجات کی فکر نہیں کہ وہ کس طرح پورے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ ...... پورے کرے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ ہمیں اپنے اندر قربانیوں کی روح پیدا کرنے والے زیادہ سے زیادہ چاہئیں اور اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے عہدیداران دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور دوسرے عام احمدی بھی رابطوں کی مہم جاری رکھیں۔ جو نیک فطرت ہیں اور جن کو خدا تعالیٰ بچانا چاہتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ واپس آئیں گے اور کمزور اگر دُور ہٹ گئے ہیں تو ہمیں ان سے ہمدردی ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کو حاصل کر کے پھر گنوا بیٹھے لیکن اپنی تعداد کی کمی کی ہمیں کوئی فکر نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی تعداد سے زیادہ اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھتے ہوئے مخلصین کے بارے میں زور دیا کہ وہ جماعت میں پیدا ہونے چاہئیں۔

پس نو مبائعین اور پرانے احمدیوں کے بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں جو مالی قربانیوں میں اضافے کے معیار بڑھنے کی وجہ سے ان کے اخلاص کا پتا دیتے ہیں۔ اس سے ان کے اخلاص کے معیاروں کا پتا لگتا ہے۔ لیکن جماعتی نظام کو بھی ضائع ہونے والوں کا پتا لگانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

ہندوستان میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بنگال کے علاقے میں بیعتیں ہوئی تھیں۔ جائزہ لینے کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں تا کہ رابطوں کے ٹوٹنے یا پیچھے ہٹنے والوں کی وجوہات کا پتا چلے اور آئندہ کے لئے ان کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر (دعوت الی اللہ) اور تربیت کی جامع منصوبہ بندی ہو۔ اسی طرح باقی دنیا میں بھی اس نہج پر کام کرنا چاہئے کہ جو جماعت میں شامل ہوتا ہے اس سے ہم کس طرح مسلسل رابطہ رکھیں چاہے وہ کتنا ہی دور دراز علاقے میں رہتا ہو۔ رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو کرنے کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔

اب مَیں جیسا کہ طریق ہے جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے، اس کا اعلان کرتا ہوں اور گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی سامنے رکھتا ہوں۔ وقف جدید کا ستاونواں (57) سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے 31/دسمبر کو ختم ہوا اور اٹھاونواں (58) سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں باسٹھ لاکھ نو ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے سات لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے......

پاکستان سرفہرست ہی ہے۔ گزشتہ سال برطانیہ اوپر آیا تھا۔ اس کے بعد برطانیہ۔ پھر امریکہ۔ پھر جرمنی۔ پھر کینیڈا۔ پھر ہندوستان۔ پھر آسٹریلیا۔ آسٹریلیا میں بھی...... تعداد بڑھانے کے لحاظ سے بھی اور وصولی کے لحاظ سے بھی بہت کام ہوا ہے۔ آسٹریلیا کے بعد انڈونیشیا ہے۔ پھر دبئی، بیلجیئم اور پھر ایک عرب ملک ہے۔

کرنسی کے حساب سے جو اضافہ کیا ہے، وہ جیسا کہ مَیں نے کہا آسٹریلیا نے نمایاں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک سو تیئس فیصد اضافہ کیا ہے۔ کینیڈا نے اکیس فیصد۔ اس کے بعد انڈیا کا سولہ فیصد یا تقریباً سترہ فیصد۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک پر ہے۔ ستر پاؤنڈ فی کس انہوں نے ادائیگی کی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی انسٹھ پاؤنڈ ہے۔ آسٹریلیا چھپن۔ یوکے (UK) کی اکاون پاؤنڈ۔ پھر بیلجیئم۔ پھر فرانس۔ پھر کینیڈا۔ پھر جرمنی۔ ان بڑی جماعتوں میں سے جرمنی کی سب سے آخر میں ہے۔

شاملین کی تعداد: وقف جدید کے شاملین کی تعداد گیارہ لاکھ انتیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے اور تعداد میں اضافے کے اعتبار سے مالی، بینن، نائیجر، بورکینا فاسو، گیمبیا اور کیمرون کی جماعتیں قابل ذکر ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے افریقہ میں غانا سب سے اوّل ہے۔ پھر نائیجیریا۔ پھر ماریشس ہے۔

بالغان میں پاکستان کی پہلی تین جماعتوں میں اوّل لاہور ہے۔ دوم ربوہ۔ سوم کراچی۔ وہاں بالغان اور اطفال کا علیحدہ علیحدہ (دفتر) ہوتا ہے اور اضلاع کی پوزیشن اس طرح ہے۔ راولپنڈی نمبر ایک پر۔ پھر فیصل آباد۔ سرگودھا، گوجرانوالہ، گجرات، عمرکوٹ، ملتان، حیدر آباد، بہاولپور، پشاور ہیں۔

اطفال کی تین بڑی جماعتیں جو ہیں وہ (اوّل) لاہور، دوم کراچی اور سوم ربوہ۔ اور اطفال کے لحاظ سے اضلاع کی پوزیشن ہے سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، گجرات، عمرکوٹ، حیدر آباد، ڈیرہ غازی خان۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں برمنگھم ویسٹ، رینز پارک، (بیت) فضل، جلنگھم، ووسٹر پارک، برمنگھم سینٹرل، ومبلڈن پارک، نیو مولڈن، ہونسلو نارتھ اور چیم ہیں۔

ریجن جو ہیں ان کی پوزیشن یہ ہے۔ لندن ریجن نمبر ایک ہے۔ پھر مڈ لینڈز۔ پھر مڈل سیکس۔ اسلام آباد۔ نارتھ ایسٹ اور ساؤتھ ریجن۔

چھوٹی جماعتیں پانچ یہ ہیں۔ سپن ویلی، لیمنگٹن سپا، براملے اینڈ لیوشم، سکنتھورپ اور ولور ہیمپٹن۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں ہیں۔ سلیکون ویلی نمبر ایک۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر سیئٹل۔ پھر یارک ہیرس برگ۔ پھر لاس اینجلس ایسٹ۔ پھر بوسٹن۔ پھر سنٹرل ورجینیا۔ پھر ڈیلس۔ پھر ہیوسٹن اور فلاڈلفیا۔

جرمنی کی پانچ لوکل امارات یہ ہیں۔ نمبر ایک پر ہیمبرگ۔ پھر فرینکفرٹ۔ پھر گروس گراؤ۔ پھر ڈامسٹڈ۔ پھر ویزبادن۔

اور وصولی کے لحاظ سے جو دس جماعتیں ہیں وہ روڈر مارک، نوئس، نِڈا، فلورز ہائم، کولون، فریڈ برگ، کوبلنز، مہدی آباد، فلڈا، ھنوور ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی بڑی جماعتیں یہ ہیں۔ ایڈمنٹن، ڈرھم، ملٹن جارج ٹاؤن، سسکاٹون ساؤتھ، سسکاٹون نارتھ۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کے جو صوبہ جات ہیں اس میں پہلی دس جماعتیں یہ ہیں۔ کیرالہ نمبر ایک پر ہے، جموں و کشمیر، تامل ناڈو، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، اڑیسہ، کرناٹکا، قادیان پنجاب، اتر پردیش، مہاراشٹرا، بِہار، لکشدیپ اور راجھستان۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کی جماعتیں کیرولائی، کالی کٹ، حیدر آباد، کلکتہ، قادیان، کانُورٹاؤن، سُولُور، پینگاڈی، چنائی، بنگلور ہیں۔ آخر میں تین جماعتیں ہیں کرونہ گاپلی، پاتھاپریام اور کیرانگ۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں یہ ہیں۔ نمبر ایک پر بلیک ٹاؤن، ملبرن، ماؤنٹ ڈرائٹ، ایڈیلیڈ، مارسیڈن پارک، برسبن، کیمبرا، پرتھ، تسمانیہ، ڈارون۔

اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

آخر میں اس دعا کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ ربوہ میں بھی چند روز سے مخالفین اور معاندین کی طرف سے حالات خراب کرنے کی کافی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور ان کے شر انہی پر الٹائے اور ربوہ میں امن و امان کی صورتحال قائم رہے۔ انتظامیہ اور حکومت کو بھی اللہ تعالیٰ عقل دے کہ وہ صحیح طرح اس معاملے کو سنبھال سکیں۔

(اس کے بعد حضور نے فرانس کے واقعہ کا ذکر کر کے فرمایا)

اللہ تعالیٰ یہاں کی حکومتوں کو بھی توفیق دے کہ اس غلط ردّعمل کو روکنے کی کوشش کریں۔ جو مجرم ہیں انہیں پکڑیں اور قانون کے مطابق سزا دیں۔ لیکن اگر غلط ردّعمل ہوئے تو (-) جن کو سمجھانے والا کوئی نہیں وہ بھی پھر ردّعمل دکھلائیں گے اور یوں فتنہ و فساد کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے زیادہ ہونے کا خطرہ ہے۔

آج جماعت احمدیہ کے افراد کا ہی یہ کام ہے کہ دونوں طرفوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے دعا کریں۔ اسی طرح درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش کر سکتے ہیں ان کو کوشش بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فساد کی صورت سے نجات دے اور فساد کی یہ جو صورت ہے وہ جلد امن میں بدل جائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

❁ مکرم لیاقت علی صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے ذکی احمد واقف نو ولد مکرم فخر احمد صاحب حال جرمنی نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب سے عزیز کے خادم دین اور عامل قرآن ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

❁ مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم زوہیب خان درانی صاحب و مکرمہ راحیلہ ناز صاحبہ دارالعلوم شرقی حلقہ مسرور ربوہ کو 19 فروری 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام صہیب احمد درانی عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبشر احمد درانی صاحب کارکن دفتر وقف جدید ربوہ کا پہلا پوتا اور مکرم محمد علی لنگاہ صاحب کارکن دفتر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا پہلا نواسہ ہے۔ نیز مکرم مولوی محمد شریف درانی صاحب سابق معلم وقف جدید ربوہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے۔ نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ضرورت انگلش ٹیچر

❁ مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول میں انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین درخواست جمع کروا سکتی ہیں۔ درخواست دہندہ کا مندرجہ ذیل معیار کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

تعلیمی قابلیت: ایم اے انگلش یا بی ایس انگلش

تجربہ: ہائی کلاسز کو پڑھانے کا کم از کم ایک سال کا تجربہ

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹس سے حاصل کیا جا سکتا ہے نیز درخواستیں براہِ راست نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ میں بھی جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

❁ مکرمہ عاصمہ اویس صاحبہ محمد نگر لاہور تحریر کرتی ہیں کہ میری والدہ مکرمہ مقصودہ ناز صاحبہ زوجہ مکرم محمد سلیم اختر صاحب اسلام آباد معدے کے کینسر کے باعث بیمار ہیں۔ جسم میں کمزوری اور درد ہے۔ الٹیوں کے باعث کچھ کھا پی نہیں سکتیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے، تمام پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین

❁ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم یار محمد چانڈیو صدر جماعت گوٹھ یار محمد چانڈیو شدید علیل ہیں، کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم حافظ فرحان مبشر صاحب ابن مکرم غلام مصطفیٰ مبشر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے دادا مکرم غلام احمد صاحب شدید علالت کے باعث فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے آئی سی یو میں داخل ہیں۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ فتح خاتون صاحبہ بیوہ مکرم خدایار صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک 35 شمالی سرگودھا بقضاءِ الٰہی 23 فروری 2015ء کو ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ اسی دن بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ خاکسار کی دو بہنوں کی ساس تھیں۔ آپ نیک، نرم خو، اور ہمدرد خاتون تھیں جب بھی عزیز ملتے تو ڈھیروں دعائیں دیتیں۔ کبھی ان کی زبان سے کوئی ترش کلمہ سننے کو نہیں ملا بلکہ بہت ہی صلح جو طبیعت کی مالک تھیں۔ آپ نے سوگواران میں تین بیٹے مکرم ملک مسعود احمد صاحب، مکرم ملک منظور احمد صاحب جکارتہ انڈونیشیا، مکرم ملک داؤد احمد صاحب چک 35 ضلع سرگودھا اور تین بیٹیاں مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک احمد حیات صاحب، مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد یونس صاحب خوشاب، مکرمہ اقبال ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ظفر اقبال صاحب باڈونگ انڈونیشیا یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تمام بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، ہر آن ان کے درجات بلند فرماتا رہے، تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور خود حامی و ناصر ہو۔

خون کا عطیہ۔ نیکی بھی خدمت بھی

کمال لیبارٹریز بین الاقوامی معیار کی ہومیو پیتھک پوٹینسی رعایتی قیمت پر

پوٹینسی پیکنگ:	20ML	30ML	120ML
6x- 30	30/-	40/-	90/-
200	35/-	45/-	100/-
1000	40/-	50/-	110/-

دل کی خوراک ☆ دل کا ٹانک

کریٹیگس مدر ٹنکچر یہ دوا دل کی تکالیف میں ایک قابل قدر اور لاثانی دوا ہے۔ حفظ ماتقدم استعمال ہو سکتی ہے

450ML	120ML	30ML	20ML
550/-	150/-	70/-	50/-

اس کے علاوہ جرمن شوابے پوٹینسی جرمن و فرانس و کمال لیبارٹریز کے مرکبات نیز ہومیو پیتھک سامان بریف کیس، ڈراپرز، گولیاں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

047-6211399 ☆ 047-6212399

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

دنیا کے 10 خطرناک کھیل

کھیل اور کھلاڑی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کھیل جو انسانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، وہیں شخصیت کو بھی نکھارنے میں معاون ہوتے ہیں۔ حال ہی میں ایک رپورٹ مرتب کی گئی ہے جس میں دنیا کے دس خطرناک کھیلوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

بیس جمپنگ

بیس جمپنگ دراصل عمارت سے جمپ کرنے کا ایک خطرناک انداز ہے، جس میں کھلاڑی بلند ترین عمارت سے ایک وائر کے ذریعہ زمین کی طرف جمپ لگاتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے وائر ٹوٹ جائے تو اس کی موت یقینی ہے۔

ہیلی سکیٹنگ

برف سے ڈھکی پہاڑی پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے سکیٹنگ کی جاتی ہے۔ اگر ہیلی کاپٹر میں کسی وجہ سے کوئی فنی خرابی پیش آجائے تو کھلاڑی کی جان بھی جا سکتی ہے۔

سکوبا ڈائیونگ

ایسا کھیل جس میں کھلاڑی کو سمندر کی تہہ تک جانا ہوتا ہے۔ اس دوران شارک سمیت دیگر خطرناک مچھلیوں اور دیگر جانوروں کے حملوں کا خدشہ رہتا ہے۔

کیوڈائیونگ

ایسا کھیل جس میں کھلاڑی ایک غار کے آخری کونے میں جانے کے لئے اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ یہ غار عام غاروں سے ذرا مختلف ہوتی ہے، جو کانٹوں اور حشرات سے بھری ہوتی ہے۔ اس دوران بہت سے کھلاڑی کھیل کے آغاز میں ہی ہمت ہار جاتے ہیں۔

بُل رائیڈنگ

یہ کھیل دنیا کے کھیلوں میں سے ایک خطرناک کھیل ہے۔ یہ کھیل خاص طور پر سپین میں بہت مشہور ہے اور ایڈونچر کے دلدادہ بہت شوق سے دیکھتے ہیں۔

بگ ویوسرفنگ

ایسا کھیل جس میں کھلاڑی کو پانی کی بلند لہروں کے ذریعے اپنے ہدف تک پہنچنا ہوتا ہے۔

سٹریٹ لیوج

اس کھیل میں بہت سے کھلاڑی ایک صاف ستھری روڈ پر لیٹ کر سکیٹنگ کرتے ہیں۔ اس کھیل میں اب تک بہت سے کھلاڑی اپنی جان گنوا چکے ہیں۔

ماؤنٹین کلائمنگ

اس کھیل میں کھلاڑی پہاڑی کو سر کرنے کیلئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتا ہے۔

بی ایم ایکس

یہ موٹر سائیکل ریس ہے، جس میں کئی ڈرائیور اپنی منزل کو پانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر اپنی جان سے چلے جاتے ہیں۔

وائٹ واٹر رافٹنگ

دنیا کا دسواں خطرناک کھیل وائٹ واٹر رافٹنگ کہلاتا ہے۔ کھلے سمندر میں بپھری لہروں پر اڑتی کشتی ایک لمحے کو ایسا تاثر دیتی ہے کہ بس اب زندہ رہنا ناممکن ہے۔ (روزنامہ دنیا 12 جنوری 2015ء)

☆......☆......☆

بجلی سے چلنے والا جدید ہتھیار

امریکی بحریہ نے اپنا نیا ہتھیار Rail Gun متعارف کرایا ہے۔ یہ گن 180 کلومیٹر دور تک ہدف کا نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ ریل گن روایتی کیمیکلز کی بجائے بجلی سے چلتی ہے اور 90 سے 180 کلومیٹر دور تک نشانہ لگانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 7 فروری 2015ء)

گمشدہ چیک بک

مکرم نذیر احمد باجوہ صاحب 27/26 دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 16 فروری 2015ء کو محلہ دارالرحمت شرقی سے مرکز قومی بچت براستہ ریلوے لائن جاتے ہوئے خاکسار کی چیک بک اکاؤنٹ نمبر 8415 قومی بچت بمعہ چار سرٹیفکیٹ راستہ میں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

0335-6208459

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔مارچ

طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:10

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

خوشخبری
ونٹر سیل 40% تک جاری ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شو روم: 047-6213961

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
اندرون ملک و بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپائٹ لائٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون 0476-211510
0344-7801578

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے لائل پور فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
03000660784
پروپرائٹر: طارق محمود ظہر 047-6215522

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (R) (British Council Trained Education Consultants)
EC
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

FR-10

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com